السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا احادیث صحیحہ مرفوعہ غیر منسوخہ سے ثابت ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

امام کے پیچھے سورہ فاتحہ کا پڑھنا خواہ صلوۃ سریہ میں ہو جہریہ میں احادیث صحیحہ مرفوعہ سے ثابت ہے۔

عن عبادۃ بن الصامت ان رسول اللہ صلعم قال لاصلوۃ لمن لم یقرا بفاتحۃ الکتاب۔رواہ البخاري و مسلم

ن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی صلوۃ ولم یقرا فیہا بام القران نہی خداج غیر تمام ثلاثا فقیل لابی ہریرۃ 'انا نکون وراء الامام 'فقال اقرء بہا فی نفسک الحدیث۔رواہ مسلم

عبادہ بن الصامت قال۔صلی اللہ علیہ وسلم الصبح فثقلت علیہ القراۃ فلما انصرفت قال: انی اراکم تقرءون وراء امامکم 'قال: قلنا یا رسول اللہ اي واللہ قال: لا تفعلوا الابام القران 'فانہ لاصلوۃ لمن لم یقرابہا رواہ الترمذي وقال: حدیث عبادۃ حدیث حسن۔

اور روایت کی گئی ہے حدیث اس باب کی حضرت عائشہ وانس وابوقتادۃ وعبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے۔ اور اسی پر عمل ہے بہت سے صحابہ اور تابعین اور محدثین کا جیسا کہ جامع الترمذی میں مسطور ہے۔

باقی رہا حکم اس کا پس بعض قائل استحباب کے ہیں جیسا کہ امام ابوعیسی ترمذی اپنی جامع میں فرماتے ہیں

قد اختلف اہل العلم فی القراءۃ خلف الامام' فرای اکثر اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین ومن بعدہم القراۃ خلف الامام' وبہ یقول مالک وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق وروي عن عبداللہ بن المبارک انہ قال: انا اقرا خلف الامام والناس یقرءون الاقوم من الکوفیین' واري من لم یقرا صلوۃ جائزۃ' وشدد قوم من اہل العلم فی ترک قراۃ فاتحۃ الکتاب وان کان خلف الامام فقالوا لا تجزی صلاۃ الا بقراۃ فاتحۃ الکتاب وحدہ کان او خلف الامام وذہبوا الی ماروي عبادۃ بن الصامت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم خلف الامام انتہی

اور دلائل دونوں فرقوں کے اپنی جگہ پر مذکور ہیں۔ وہ مقابلہ ان روایات صحیحہ کا نہیں کرسکتی ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی

ص149

محدث فتویٰ